اقراء رشید
Batch 361

سوال نمبر 2 :-

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت :-

اسلام میں روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو روحانی، جسمانی اور اخلاقی تربیت کا جامع ذریعہ ہے۔ روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر بالغ، صحت مند مسلمان پر رمضان کے مہینے میں فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

(سورۃ البقرہ : 183)

روزے کا مقصد صرف بھوک اور پیاس سے رکنا نہیں بلکہ ہر برائی سے بچنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اللہ کی قربت حاصل کرنا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو خود احتسابی اور ضبطِ نفس کا درس دیتی ہے۔

روزے کے فرد پر اثرات :

1. روحانی تربیت :

روزہ انسان کو اللہ کی عبادت اور رضا کے قریب کرتا ہے۔ یہ بندے کو یہ یاد دلاتا ہے کہ اس کی ہر حرکت اللہ کے علم میں ہے، جس سے اس کی نیت اور اعمال میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر روزے کے روحانی فوائد اور مقاصد کو واضح کیا گیا ہے:

(a) تقویٰ کا حصول :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

(سورۃ البقرہ - 183)

روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اور گناہوں سے بچنے کا شعور پیدا کرنا ہے۔ جب انسان دن بھر

کھانے پینے اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے، تو اس کا دل اللہ کے قریب ہوتا ہے اور وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہے۔

(b) اللہ کی قربت کا ذریعہ:

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"اور میرے بندے جب آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔"

(سورۃ البقرہ - 186)

روزے کے ذریعے انسان اللہ کی قربت محسوس کرتا ہے۔ بھوک، پیاس، اور خواہشات کو اللہ کی رضا کے لیے ترک کرنے سے بندہ اپنے **خالق** کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرتا ہے۔

(c) صبر کی مشق اور شکر گزاری:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہاری کیا پرواہ ہوگی؟"

(سورۃ النساء: 147)

روزہ صبر اور شکر دونوں کی تربیت کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے دوران انسان صبر کرتا ہے اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر کرنا سیکھتا ہے۔ یہ شعور پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے جو نعمتیں عطا کی ہیں، وہ بے حد اہم ہیں۔

2۔ جسمانی صحت:

روزہ جسم کو زہریلے مادوں سے پاک کرتا ہے اور نظام ہاضمہ کو آرام دیتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق روزہ جسمانی صحت کو بہتر کرنے اور قوتِ مدافعت کو مضبوط کرنے میں مددگار رہتا ہے۔

روزہ انسان کو اعتدال سکھاتا ہے جیسا کہ قرآن میں کہا گیا ہے:

"کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو۔"

(سورۃ اعراف: 31)

قرآن روزے کو وقت کے ساتھ جوڑتا ہے، جیسے:

"اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح نہ ہو جائے۔"

(سورۃ البقرہ - 187)

یہ نظم و ضبط جسمانی صحت کو بہتر بناتا ہے اور حیاتیاتی گھڑی کو متوازن کرتا ہے۔

طبی سائنس کے مطابق:

- روزہ رکھنے سے جسم اضافی چربی کو توانائی کے لیے استعمال کرتا ہے، جس سے وزن کم ہوتا ہے۔
- روزہ بلڈ شوگر لیول کو متوازن رکھتا ہے، جو ذیابیطس کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔
- روزہ جسم میں موجود انفلیمیشن کو کم کرتا ہے، جس سے دل کی بیماریوں کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

3- ضبطِ نفس:

روزہ انسان کو اپنی خواہشات اور جذبات پر قابو پانے کی تربیت دیتا ہے۔ یہ پرہیزگاری، اجتناب اور اچھے اخلاق کو اپنانے کا ذریعہ ہے۔

روزے کے معاشرے پر اثرات:

1- ہمدردی اور مساوات:

روزہ انسان کو بھوک اور پیاس کے احساس سے گزارتا ہے، جو کہ اس کو ان لوگوں کی حالت کا شعور دلاتا ہے جو ہمیشہ اس حالت میں رہتے ہیں۔ یہ تجربہ انہیں غریبوں اور محتاجوں کے درد کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور ان کے مال میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہے۔"

(سورۃ الذاریات - ۱۹)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ روزہ صرف خود کو کھانا پینے سے روکنے کا عمل نہیں، بلکہ اس کے ذریعے دوسرے افراد

حالات سے ہمدردی محسوس کرتا ہے اور ان کی مدد کرنے کی ترغیب پاتا ہے۔
زکوٰۃ تحفظ کا ایک مقصد مساوات کا حصول ہے روزہ دنیا کے ہر حصے میں ہر فرد کے لیے یکساں ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب، حکمران ہو یا رعایا، ہر مسلمان پر روزہ فرض ہے۔

2۔ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ:

روزہ معاشرتی برائیوں جیسے جھوٹ، دھوکہ دہی اور بد اخلاقی سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے معاشرہ اخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے۔

3۔ اتحاد اور بھائی چارہ:

روزہ معاشرتی برائیوں کے ساتھ ساتھ بھائی چارہ کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ رمضان کے دوران افطار اور عبادات کے اجتماعات مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔

4۔ فلاح و بہبود:

رمضان میں زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی کا رجحان بڑھ جاتا ہے، جو غریبوں کی مدد اور غربت کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔ روزہ رکھنے کا ایک مقصد فطرانہ (زکوٰۃ الفطر) کی صورت میں غریبوں کی مدد کرنا بھی ہے۔ ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق فطرانہ دیتے ہیں تاکہ روزے کے اختتام پر غریبوں اور محتاجوں کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کیا جا سکے۔
قرآن میں فرمایا گیا:

"تاکہ وہ روزوں کے دوران جو کچھ برداشت کرتے ہیں، ان کا اجر بھی ملے اور وہ غریبوں کا خیال رکھیں۔"

(سورۃ البقرہ: 184)

اس عمل سے معاشرتی مساوات اور ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

← اسلام میں روزے کا مقصد انفرادی اور اجتماعی

زندگی کو بہتر بناتا ہے۔ یہ اللہ کے قریب ہونے، اپنی اصلاح کرنے، اور معاشرتی انصاف کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ روزہ نہ صرف روحانی عبادت ہے بلکہ یہ اخلاقی اور سماجی اصلاح کا ایک مکمل نظام فراہم کرتا ہے، جو ایک مثالی مسلمان معاشرہ تشکیل دینے میں مددگار ہے۔

سوال نمبر 3:

پس منظر:

سن 6 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ اور صحابہ کرام کعبہ کا طواف کر رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خواب کی تعبیر کے لیے عمرہ کا ارادہ کیا اور تقریباً 1400 صحابہ کرام کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مقصد عبادت اور طواف کعبہ تھا نہ کہ جنگ۔ لیکن قریش کے ساتھ مذاکرات کا راستہ اپنایا، جس کے نتیجے میں صلح حدیبیہ کا معاہدہ طے پایا۔

صلح حدیبیہ کا ذکر قرآن میں:

صلح حدیبیہ کی اہمیت کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح میں بیان کیا ہے، جہاں اس معاہدے کو "فتح مبین" قرار دیا گیا:

"بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی"۔

(سورۃ الفتح: 1)

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ یہ صلح بظاہر ایک سمجھوتہ تھی، لیکن حقیقت میں مسلمانوں کے لیے ایک عظیم کامیابی تھی۔

صلح حدیبیہ کی شرائط:

صلح کے معاہدے میں درج ذیل شرائط طے پائیں۔

1. مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں گے، لیکن آئندہ سال تین دن کے لیے بغیر ہتھیار عمرہ کر سکیں گے۔

2۔ دس سال تک قریش ~~کا شخص~~ اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

3۔ اگر کوئی قریش کا شخص مسلمان ہو کر مدینہ آئے تو اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان قریش میں چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

4۔ قبائل کو اختیار ہوگا کہ وہ قریش یا مسلمانوں میں سے کسی کے ساتھ اتحاد کریں۔

5۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف کسی دشمنی یا سازش میں شریک نہیں ہوں گے۔

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے سفارتی کامیابی کیسے تھی؟

1۔ صلح کو فتح مبین قرار دینا:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح میں واضح فرمایا کہ یہ معاہدہ مسلمانوں کے لیے ایک بڑی فتح ہے۔

"اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جو تم حاصل کرو گے۔"

(سورۃ الفتح: ۲۰)

یہ آیات بتاتی ہیں کہ یہ معاہدہ بظاہر ایک رعایت لگتا تھا لیکن اس کے نتیجے میں اسلام کا پیغام پھیلنے کا موقع ملا اور کئی سیاسی فوائد حاصل ہوئے۔

2۔ امن اور جنگ بندی کا قیام:

دس سال کی جنگ بندی نے مسلمانوں کو قریش کی طرف سے لاحق خطرات سے محفوظ کر دیا۔ اس دوران مسلمانوں کو اپنی قوت مستحکم کرنے اور اسلام کی دعوت کو پھیلانے کا موقع ملا۔

3۔ اسلام کے پھیلاؤ کا موقع:

صلح کے بعد مسلمانوں نے پرامن ماحول میں اسلام کی دعوت کو قبائل میں پھیلایا۔ صرف دو سال میں اتنے لوگ اسلام قبول کر چکے تھے جتنے اس سے پہلے تمام سالوں میں نہیں ہوئے تھے۔

4۔ سیاسی و سفارتی پہچان:

قریش جو پہلے مسلمانوں کو ایک معمولی گروہ سمجھتے تھے، اس معاہدے کے ذریعے مسلمانوں کو ایک

طاقت کے طور پر تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔ یہ مسلمانوں کی سفارتی کامیابی تھی۔

5- قریش کی کمزوری کا انکشاف:

معاہدے کی شرائط نے قریش کی کمزوری کو ظاہر کیا، کیونکہ وہ اس قابل نہ تھے کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ جاری رکھ سکیں۔ اس سے دوسرے قبائل نے مسلمانوں کو ایک طاقتور جماعت کے طور پر دیکھا۔

6- فتح مکہ کی راہ ہموار:

صلح حدیبیہ کے بعد قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی، جس کے نتیجے میں 8 ہجری میں مکہ فتح ہوا۔ صلح حدیبیہ نے فتح مکہ کے لئے بنیاد فراہم کی۔

7- اخلاقی برتری:

معاہدے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اعلیٰ اخلاقیات کا مظاہرہ کیا، جس سے کئی افراد متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ مسلمانوں کی صبر و تحمل اور وعدہ نبھانے کی پالیسی نے اسلام کی ساکھ کو بہتر بنایا۔

← صلح حدیبیہ قرآن کی روشنی میں مسلمانوں کے لیے ایک "فتح مبین" تھی، جو ظاہر ایک سمجھوتہ لگتی تھی لیکن اس کے ذریعے مسلمانوں نے صرف امن قائم کیا بلکہ اسلام کے پھیلاؤ کے لیے بہترین سفارتی اور سیاسی کامیابیاں حاصل کیں۔

سوال نمبر 4

پس منظر:

خطبہ حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری اور اہم ترین خطبہ تھا، جو 10 ہجری میں میدان عرفات میں حج کے دوران دیا گیا۔ یہ خطبہ اسلام کا نہایت جامع پیغام ہے، جس میں انسانیت کے لیے رہنما اصول، حقوق و فرائض، اور معاشرتی انصاف کے قواعد بیان کیے گئے۔ اسے انسانی حقوق کے ابتدائی اور جامع ترین چارٹرز میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات اور انسانی حقوق کا تجزیہ:

1- انسانی مساوات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر برتری حاصل ہے، سوائے تقویٰ کے۔"
یہ اصول انسانی مساوات کا اعلان ہے، جو نسل، رنگ، قومیت یا زبان کی بنیاد پر تفریق کو مسترد کرتا ہے۔

عصرِ حاضر میں موازنہ: یہ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیہ (1948) کے آرٹیکل 1 سے مماثلت رکھتا ہے جو ہر انسان کی مساوات کا اعلان کرتا ہے۔

2- جان و مال اور عزت کا تحفظ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"تمہاری جان، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے، جیسے تمہارے اس دن، اس مہینے اور اس جگہ کی حرمت ہے۔"
یہ اعلان انسانی جان اور مال کے تحفظ کا ضامن ہے، جو آج کے انسانی حقوق کے قوانین میں بنیادی اصول کے طور پر شامل ہے۔
عصرِ حاضر میں موازنہ: یہ موجودہ دور کے جرائم کے خلاف قوانین اور انسانی سلامتی کے اصولوں کی بنیاد ہے۔

3- خواتین کے حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔"
یہ خواتین کے حقوق کی پاسداری اور ان کے احترام پر زور دیتا ہے، جو اس وقت کی معاشرتی روایات کے بالکل برعکس ہے۔

عصر حاضر میں موازنہ: یہ خواتین کے حقوق کے تحفظ اور صنفی مساوات کے اصولوں کی حمایت کرتا ہے، جو آج کے انسانی حقوق کے معاہدوں کا حصہ ہیں۔

4۔ معاشی انصاف اور سود کی ممانعت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"سود ختم کر دیا گیا، اور سب سے پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں، وہ میرے خاندان کا سود ہے۔"
یہ بیان معاشی استحصال کو ختم کرنے اور منصفانہ معاشی نظام کی بنیاد رکھنے کی دعوت دیتا ہے۔
عصر حاضر میں موازنہ:
یہ آج کے غیر منصفانہ سودی نظام کے خلاف عالمی کوششوں کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

5۔ نسل انسانی کی وحدت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔"
یہ انسانیت کی وحدت اور برابری کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل کا پیغام ہے۔
عصر حاضر میں موازنہ:
یہ اصول نسل پرستی کے خلاف عالمی قوانین اور مساوات کے دائروں کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

6۔ معاہدوں اور امانتوں کی پاسداری:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے، وہ اسے اس کے مالک کو واپس کرے۔"
یہ دیانت داری اور معاہدوں کی پاسداری کی تعلیم دیتا ہے۔
عصر حاضر میں موازنہ:
یہ اصول موجودہ تجارتی اور بین الاقوامی قوانین کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

۶- انسانی جان کی حرمت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"کسی انسان کا خون دوسرے انسان پر اس وقت تک حلال نہیں، جب تک کہ وہ شرعی اصولوں کے تحت نہ ہو۔"

یہ اصول انسانی جان کی حرمت کو واضح کرتا ہے اور بلا جواز قتل کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

عصر حاضر میں موازنہ:

یہ اصول موجودہ انسانی حقوق کے قوانین، جیسے حق زندگی کے تحفظ سے مطابقت رکھتا ہے۔

۸- غلاموں کے حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، وہ تمہارے بھائی ہیں۔"

یہ غلاموں کے حقوق کے تحفظ کی اہم تعلیم تھی، جو معاشرتی انصاف کو فروغ دیتی ہے۔

عصر حاضر میں موازنہ:

یہ موجودہ دور میں جبری مشقت اور انسانی تجارت کے خلاف قوانین سے ہم آہنگ ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع: عالمی انسانی حقوق کا جامع چارٹر

خطبہ حجۃ الوداع نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک رہنما اصول ہے۔ یہ حقوق و فرائض کا ایسا نظام پیش کرتا ہے جو انسانی عزت، مساوات انصاف، اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔

یہ خطبہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام نے انسانی حقوق کا تصور ۱۴۰۰ سال پہلے پیش کیا، جو آج کے بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کی بنیاد کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

← خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کے ایک جامع

دستاویز کے طور پر نہایت اہم ہے۔ یہ مساوات،
انصاف، اور انسانی عظمت کا درس دیتا ہے اور
اس میں دیے گئے اصول آج بھی عالمی امن و انصاف
کے قیام کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

CamScanner